مقروض فوت ہو جائے تو قرض کا مطالبہ ضامن سے ہوگا یا وُرثاء سے؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul -2360 تاریخ: 23-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے شرعی طریقہ کار کے مطابق بکر سے ادھار پر ایک موبائل خریدا، اور طے یہ پایا کہ ایک سال بعد زید، بکر کو موبائل کی قیمت ادا کرے گا۔ لیکن بکر کو اس کے لیے ایک تیسرے شخص کی ضمانت چاہیے تھی، جو اس بات کی گارنٹی دے کہ اگر زید نے قرض ادا نہ کیا، تو اس کی جگہ وہ تیسرا شخص رقم ادا کرے گا، بکر کے مطالبے پر، زید نے خالد کو راضی کیا اور خالد نے اس بات کی ضمانت دے دی کہ اگر زید نے قیمت ادا نہ کی، تو وہ موبائل کی قیمت ادا کرے گا۔ ہوا کچھ یوں کہ ابھی کچھ ماہ ہی گزرے تھے کہ زید کا انتقال ہو گیا اور اس کا ترکہ بھی موجود ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ بکر اب خالد سے قرض وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورتِ مسئولہ کا تعلق چونکہ کفالت کے ساتھ ہے، اس لیے جواب سے پہلے کچھ اہم باتیں ہیں، جن کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے ایک شخص کا ذمہ اپنے اوپر لینے کو کفالت کہا جاتا ہے۔ کفالت کی ایک قسم کفالت بالمال ہے اور کفالت بالمال کسی فریق کے مرنے سے باطل نہیں ہوتی، البتہ اتنا حکم ضرور تبدیل ہوتا ہے کہ کفالت بالمال میں اصیل کے مرنے سے، اصیل کے حق میں قرض کی ادائیگی کی جو مدت مقرر کی ہوتی ہے، مثلا: اتنے سال بعد قرض ادا کرنا ہے، وہ مدت ختم ہو جاتی ہے۔ مرنے والے کا ترکہ موجود ہونے کی صورت میں مرحوم کے ترکے میں سے دین کی ادائیگی کی جائے گی، اور اگر ترکہ موجود نہ ہو، تو قرض خواہ کفیل (یعنی ضامن) سے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے، لیکن

کب مطالبہ کرے گا؟اس کی تفصیل نیچے بیان ہو گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی شخص کے انتقال کی صورت میں اس کا وہ مال جو قرض میں مشغول ہو،مال وراثت میں ورثاء کے درمیان تقسیم نہیں ہوتا، بلکہ وراثت میں وہی مال تقسیم ہوتا ہے جو تجہیز و تکفین، قرضوں کی ادائیگی اور جائز وصیت ہونے کی صورت میں اس پر عمل کرنے کے بعد بچ جائے۔

اس ساری تفصیل کو سمجھنے کے بعد صورتِ مسئولہ کے مطابق شرعی اعتبار سے حکم یہ ہے کہ ترکہ موجود ہونے کی صورت میں، بکر چاہے تو میت کے ورثاء سے اپنا قرض وصول کر سکتاہے،اور ورثاء پر لازم ہے کہ وہ میت کا قرض ادا کریں ،اور اگر بکر، خالد سے وصول کرنا چاہتاہے، میت کے ورثاء سے وصول کرنا اختیار نہیں کرتا، تواس کے لیے یہ ضروری ہے کہ بکر اس مدت پر ہی خالد سے قرض کا مطالبہ کرے گا، جو مدت سودے کے وقت طے ہوئی تھی،لہذا پوچھی گئی صورت میں سودے کے بعد سے ایک سال مکمل ہونے سے پہلے، بکر، خالد سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

کفالت کی تعریف کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ھی ضم ذمۃ)الکفیل (الی ذمۃ)الاصیل (فی المطالبۃ مطلقا) بنفس او بدین او عین "ترجمہ: کفیل کے ذمہ کو اصیل کے ذمے کے ساتھ مطلق مطالبے میں ملا دینا(کفالت ہے)، خواہ وہ نفس کا مطالبہ ہو یا دَین کا یا عین کا۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار ورد المحتار، جلد 5، صفحہ 281، دار الفکر)

میت کا قرض ادا کرنے کے متعلق امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ادائے دُیُون تقسیمِ ترکہ پر مقدم ہے، پس جب تک مہر اور دیگر دیون بھی اگر ہوں، ادا نہ ہولیں، تقسیم نہ کرنا چاہیے۔"(فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ 119، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

اَصِیْل مر جائے، تو اس کے متعلق بدائع الصنائع میں ہے:"لو کان الدین علی الاصیل مؤجلا الی سنۃ فکفل بہ موجلا الی سنۃ او مطلقا ثم مات الاصیل قبل تمام السنۃ یحل الدین فی مالہ وھو علی الکفیل الی اجلہ و کذا لو مات الکفیل دون الاصیل یحل الدین فی مال الکفیل و ھو علی الاصیل الی اجلہ "ترجمہ: اگر اصیل پر ایک سال کی مدت پر دَین ادا کرنا طے ہو، پھر دوسرے شخص نے ایک سال یا مطلقاہی دین کی ادائیگی کی کفالت لے لی، پھر سال مکمل ہونے سے پہلے، اصیل کا انتقال ہو گیا، تو دَین اصیل کے مال میں فوری واجب الادا ہو گیا اور

کفیل کے حق میں مدت باقی ہے۔ یونہی اگر کفیل فوت ہو گیا، اصیل باقی ہے تو کفیل کے حق میں ادائیگی فوراً لازم ہو گئی اور اصیل کے حق میں مقرر مدت باقی ہے۔ **(بدائع الصنائع، جلد6، صفحہ3، دار الکتب العلمیہ)**

قرض خواہ اصیل کے انتقال پر مقررہ مدت پر ہی کفیل سے مطالبہ کا حق رکھتا ہے، اس سے پہلے نہیں، جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے: "ان مات الاصیل حل الدین فی حقه ویبقی موجلا فی حق الکفیل حتی لو اختار المکفول له متابعة الکفیل دون ورثة الاصیل ینتظر حتی یحل الاجل کذا فی السراج الوهاج" ترجمہ: اگر اصیل مر جائے، تو دین اصیل کے حق میں معجل ہو گیا اور کفیل کے حق میں ادائیگی کی مدت باقی رہے گی، یہاں تک کہ اگر مکفول لہ نے اصیل کے ورثاء کی بجائے کفیل سے مطالبہ کرنے کو اختیار کیا، تو مکفول لہ انتظار کرے، یہاں تک کے مقررہ مدت آجائے، اسی طرح سراج الوھاج میں ہے۔ **(فتاوی ھندیہ، جلد3، صفحہ279، دار الفکر)**

بہار شریعت میں ہے: "دَین میعادی تھا اس کی کفالت کی تھی، کفیل مر گیا، تو کفیل کے حق میں میعاد باقی نہ رہی اور اصیل کے حق میں میعاد بدستور ہے، یعنی مکفول لہ کفیل کے ورثہ سے ابھی مطالبہ کر سکتا ہے اور اس کے ورثہ نے دَین ادا کر دیا، تو اصیل سے اُس وقت واپس لینے کے حقدار ہوں گے جب میعاد پوری ہو جائے۔ یوہیں اگر اصیل مر گیا، تو اس کے حق میں میعاد ساقط ہو گئی کہ اس کے ترکہ سے مرنے کے بعد ہی وصول کر سکتا ہے اور کفیل کے حق میں میعاد بدستور باقی ہے کہ اندرون میعاد اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ12، صفحہ862، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

17 ربیع الثانی 1443ھ/23 نومبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے